فرأى سواد انسان نائم فأتاني فعرفني حين رءاني وكان يراني قبل الحجاب، فاستيقظت باسترجاعه حتى عرفني فخمرت وجهي بجلبابي (۶۹۶/۲) یعنی صفوان بن معطل ذکوانی نے سوئے ہوئے انسان کی شخصیت کو دیکھا تو میرے پاس آئے اور مجھے پہچان لیا کیونکہ پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔اس کے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے سے میں بیدار ہوگئی یہاں تک کہ مجھے پہچان لیا تب میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

اِس سے معلوم ہوا کہ عہد نبوت میں چہرے کا پردہ معہود (مشہور) تھا۔

☆ سوال: میری عزیزہ مسماۃ ثریا بی بی دختر حکیم الدین کی شادی عرصہ ۲۲،۲۳ سال قبل ہوئی تھی۔ ایک سال اپنے خاوند کے پاس رہی جس کیبعد اس کا خاوند نوکری کے سلسلہ میں امریکہ چلا گیا۔اس سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ امریکہ جانے کے بعد تقریباً ۲۰،۲۱ سال کا عرصہ گزر جانے تک واپس نہیں آیا۔کسی قسم کا کوئی خرچہ نہیں بھیجا،کبھی کوئی خط، پیغام، بھی نہیں بھیجا۔ زندہ ہونے یا نہ ہونے کا بھی کوئی معلوم نہیں ہے۔لڑکے کے والدین سے رابطہ ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے لڑکے کا کوئی علم نہ ہے کبھی کوئی خط یا روپیہ پیسہ بھی نہیں آیا، چونکہ لڑکی پریشان ہے۔ والد فوت ہوچکا ہے، والدہ نہیں ہے، بھائیوں وغیرہ کے ساتھ بھی گزارہ نہیں ہورہا ہے۔ ایسی صورت میں حالات سے تنگ آکر دوبارہ نکاح کرنے کی خواہش ہے تاکہ زندگی کے بقایا دن سکون سے گزر سکیں۔ کیا ایسی صورت میں نکاح کرسکتی ہوں۔ رہنمائی فرمائی جائے۔(سائلہ: حدیث محمد،کاہنہ نو)

جواب :اس صورت میں عورت بذریعہ عدالت یا پنچائیت وغیرہ علیحدگی کا فیصلہ حاصل کرکے دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔قرآنِ مجید میں ہے: ﴿وَلَا تُمۡسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُواْ وَمَن يَفۡعَلۡ ذَٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهُ﴾ ''اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا''

سنن دارقطنی میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ''جو شخص عورت پر خرچ کرنے کے لئے کوئی شے نہ پائے، اس میں اور اس کی عورت میں جدائی کرادی جائے'' ...... منتقی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے کہ کچھ کفایت اپنے پاس بھی رہ جائے اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے عیال سے شروع کر'' سوال ہوا، عیال کون ہے؟ فرمایا: تیری بیوی ہے جو کہتی ہے مجھے کھلا یا مجھے الگ کر، تیری لونڈی ہے جو کہتی ہے مجھے کھلا اور مجھ سے کام لے، تیری اولاد ہے جو کہتی ہے مجھے کس کے سپرد کرتا ہے؟'' ......اور حضرت عمرؓ نے لشکر کے اُمرا کو لکھا کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے غیر حاضر ہیں، وہ خرچ دیں یا ان کو طلاق دیں اور جتنا عرصہ خرچ بند رکھا ہے، اس کو ادا کریں۔اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ شوہر جب خرچہ نہ دے یا دیگر حقوق اَدا نہ کرے تو نکاح فسخ ہوسکتا ہے۔ ☆☆